یتیم خانوں اور یتیموں کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

یتیم جو فقیر ہیں[1] وہ زکوٰۃ کے اہل میں سے ہیں۔ تو اگر تم زکوٰۃ ان کے ولی کو دے دیتے ہو تو یہ کافی ہو گا اگر وہ اس پر امانتدار ہیں۔ تو ایسے یتیموں کے ولی کو زکوٰۃ دی جائے گی تا کہ وہ ان (یتیموں) کی حاجتوں کو پورا کریں اور وہ خود ان کے لئے ان چیزوں کو خریدیں جن کی انہیں حاجت ہو۔ محمد بن صالح العثیمین ۱۶/۳/۱۴۱۷ھ

(مجموع فتاویٰ ابن عثیمین ج۱۸ ص ۳۴۶)

شیخ سلیمان بن سلیم اللہ الرحیلی حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

سوال: کیا یتیم خانوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: رہا ایسے اداروں کو دینا تو یہ جائز نہیں، لیکن یتیموں کو دینا جائز ہے جب تک وہ اہلِ زکوٰۃ میں سے ہوں[1]۔ تو ایسے مرکز کو زکوٰۃ نہیں دیا جائے گا کہ وہ (اس رقم سے) مسہری (فرنیچر) یا فلاں اور فلاں چیزیں خریدیں بلکہ یہ یتیموں کو دیا جائے گا اگر وہ اہلِ زکوٰۃ میں سے ہیں۔ اگر یہ مال ان کے متولی کو دے دیا جاتا ہے کیونکہ وہ ابھی چھوٹے ہیں اور وہ ان پر خرچ کرتا ہے ان چیزوں میں جو ان کے لئے بہتر ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن نیت یہ ہونی چاہئے کہ یہ مال یتیموں کا ہے جسے یتیموں کو دیا جائے گا۔

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

---

[1] محض یتیم ہونے سے کوئی زکوٰۃ کا اہل نہیں ہو جاتا کیونکہ زکوٰۃ کے مستحقین کو جب اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا تو یتیموں کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے یتیم اگر فقیر یا مسکین ہے تو اسے فقیری یا مسکینی کی وجہ سے زکوٰۃ دیا جائے گا نہ کہ یتیمی کی وجہ سے۔